اسے امت کے معتمد علیہ عناصر نے ملت سے خارج بھی قرار دیا ہو، تب بھی کسی عام مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ قانون اپنے ہاتھ میں لے اور اس کی جان و مال اور عزت و آبرو پر حملہ کر دے۔

اس ضمن میں المنبر نے ان امور کی طرف حکومت کو متوجہ کیا ہے، اور لکھا ہے:-

"پاکستان میں بعض مذہبی عناصر جو ایک دوسرے کے خلاف ایسی نفرت انگیزی کر رہے ہیں جن کا انجام اس قسم کے اقدامات قتل ہیں، وہ ایسے واقعات کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ اگر وہ اس شنیع فعل اور خلاف مذہب طرز عمل سے خود باز نہیں رہتے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں راہ راست پر لائے۔"

ہمیں امید ہے کہ مختلف فرقوں کے رہنما اور حکومتی ادارے جن کا تعلق مساجد اور علماء سے ہے، المنبر کی اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے انتقال پُرملال کا صدمہ پورے برصغیر میں محسوس کیا جائے گا۔ مولانا مرحوم نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس میں گزاری، وہ واقعی شیخ الحدیث تھے، اس کے علاوہ مرحوم ملی و قومی سرگرمیوں میں بھی برابر حصہ لیتے رہے، اور اس سلسلے میں انہوں نے ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں۔ مولانا مرحوم و مغفور نے مسلم معاشرہ کی اصلاح اور مسلمان عوام کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے واقف اور ان پر عمل پیرا کرانے کے لئے بھی عمر بھر جدوجہد کی۔ خدا کے فضل و کرم سے مرحوم کی یہ کوششیں کامیاب رہیں اور ان کے بڑے اچھے نتائج نکلے۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی بڑی خوبی یہ تھی کہ باوجود اس کے کہ وہ جمعیت اہل الحدیث سے متعلق تھے بلکہ آخر میں اس کے امیر بھی تھے، لیکن ان میں جماعتی تعصب بالکل نہ تھا، اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں دوری کم ہو، اور ان میں باہمی تعاون عمل کی راہیں نکلیں، مرحوم بڑا متوازن ذہن رکھتے تھے، اور مسائل کو پیش کرنے میں انصاف کا رشتہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

غرض مرحوم و مغفور کی شخصیت ہمارے اس موجودہ دور میں ایک بہت بڑی نعمت تھی اور اس سے محرومی عرصہ دراز تک محسوس ہوگی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو علیین میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔